ایامِ قربانی

کی صحیح تعداد

مولانا ندیم احمد انصاری حفظہ اللہ

ڈائریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمود عالم مظاہری مدظلہ

(مفتی مظاہر علوم وقف، سہارنپور)

ناشر

الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

تصنیف

مولانا ندیم احمد انصاری حفظہ اللہ

ڈائریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

ناشر

الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا

فہرستِ مضامین

☆	تصدیق	۳
☆	تقریظ	۴
☆	دعائیہ کلمات	۵
☆	عرضِ مؤلف	۶
۱	قربانی کے دن صرف تین ہیں	۸
۲	مختلف مسالک کی تفصیل	۸
۳	امامِ شافعیؒ کی دلیل	۱۱
۴	یہ روایت قابلِ استدلال نہیں	۱۱
۵	قرآن کریم کی آیتوں سے غلط استدلال	۱۴
۶	بخاری ومسلم سے تین دن قربانی کا ثبوت	۱۵
۷	آثارِ صحابہؓ سے ثبوت	۱۸
۸	فقہاء کے اقوال مع دلائل	۲۰
۹	تین دن پر اجماع ہے	۲۲
۱۰	بریلوی حضرات کا مسلک	۲۲
۱۱	تیرہ ذی الحجہ کو قربانی جائز نہیں	۲۲
۱۲	مصادر ومراجع	۲۴

تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمود عالم صاحب مظاہری مدظلہٗ

استاذ و مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور (وقف)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بندہ نے مولانا ندیم احمد انصاری صاحب زید مجدہ کے رسالہ ''ایام قربانی کی صحیح تعداد'' مکمل دیکھا۔ دیکھ کر غیر معمولی خوشی ہوئی۔ ماشاء اللہ زیر بحث مسئلہ کو حوالہ جات کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ ''جانبِ مخالف'' سے کیے جانے والے اعتراضات کا گویا مدلّل جواب ہے، جس کے لیے یقیناً مولانا موصوف نے بڑی عرق ریزی کی ہوگی۔ موصوف علم کا بہت ذوق رکھتے ہیں۔ مذکورہ رسالہ ان کے علم دوست ہونے کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کے علم و عمل میں برکت دے اور اس رسالے کو لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنائے اور موصوف کی ان کاوشوں کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین*

العبد محمود عالم

۱۴۳۵/۱/۲ھ

خادم افتاء مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

---

*نوٹ: یہ تحریر حضرت موصوف نے بندے کے دو رسالے 'قربانی محض سنت نہیں، واجب ہے' اور 'ایام قربانی کی صحیح تعداد' کے لیے یکجا ارسال فرمائی تھی، یہاں اس کو الگ الگ پیش کیا گیا ہے۔

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبید اللہ صاحب الاسعدی مدظلہٗ

شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محترمی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے حسن ظن کی بنیاد پر اپنی بعض کاوشیں ارسال کیں۔ ماشاء اللہ وجزاک اللہ......اچھی محنت اور فکر وسعی ہے، حق تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

آپ نے آج کے جس پس منظر کو سامنے رکھ کر کام شروع کیا ہے، یہ بہت مبارک ہے۔ حق تعالیٰ قبول فرمائے اور ترقی دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرما کر مزید سے مزید توفیق سے نوازے۔ آمین

محمد عبید اللہ الاسعدی عفا اللہ عنہ

جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ

۲۳/ ۱۲/ ۱۴۳۴ھ

۲۹/ ۱۰/ ۲۰۱۳ء

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہٗ

شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنے زیرِ طبع رسالہ ''قربانی محض سنت نہیں، واجب ہے'' کے مسودے کی زیروکس کاپی ارسال فرمائی۔ ساتھ ہی اس کے مطالعہ کے بعد جامعہ مظاہر العلوم وقف کے نائب مفتی، مولانا مفتی محمود عالم صاحب زید مجدہم کی تحریر فرمودہ تصدیق بھی ارسال فرمائی ہے، جس میں انھوں نے اس رسالہ پر مکمل اطمینان کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس رسالے کو حسنِ قبول عطا فرما کر پڑھنے والوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ مستفیض فرمائیں اور آپ کے حق میں صدقۂ جاریہ بنائے، دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام *

املاہ احمد خانپوری

* نوٹ: یہ تحریر حضرت موصوف نے بندے کے دو رسالے 'قربانی محض سنت نہیں، واجب ہے' اور 'ایام قربانی کی صحیح تعداد' کے لیے یکجا ارسال فرمائی تھی، یہاں اس کو الگ الگ پیش کیا گیا ہے۔

عرضِ مرتب

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

الحمدللہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ کا محض فضل واحسان ہے، جس نے نہ صرف یہ کہ ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا، بلکہ اس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ذریعے رہنمائی بھی فرمائی۔ اب کوئی عمل عنداللہ اسی وقت قابلِ قبول ہے، جب کہ وہ نبوی ہدایات وتعلیمات کے مطابق ہو۔

''قربانی کرنا'' ایک عظیم عبادت ہے۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے:

قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے حضور شرفِ قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔(1) تو ظاہر ہے کہ اتنی اہم عبادت کے کچھ شرائط وآداب بھی ہوں گے۔

قربانی کے شرائط میں سے ایک اس کا اپنے مقررہ اوقات میں ادا کیا جانا بھی ہے۔(2) قربانی کا وقت عید الاضحیٰ کا دن اور اس کے بعد دو دن تک رہتا ہے۔(3) یہی جمہور کا قول ہے اور اسی پر اجماع ہے۔(4) لیکن بعض غیر مقلدین نے امت کو گمراہ کرنے کے لیے -- ایامِ قربانی چار دن ہیں -- یہ واویلہ شروع کیا ہے۔

(1) ترمذی: ۱۴۹۳، ابن ماجۃ: ۳۱۲۶ (2) الولو الجیۃ: ۳/۷۹

(3) المؤطأ: ۲۰۳۸ (4) المغنی: ۲/۲۴۰۵

بس امت پر اسی کی حقیقت کے انکشاف کی خاطر یہ مختصر مگر جامع و مدلل رسالہ تالیف کیا گیا ہے۔ اللہ پاک اسے قبول فرمائے اور اس کا افادہ عام و تام فرمائے، نیز مؤلف کے لیے دنیا و آخرت میں سرخروئی کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العالمین

بندہ ندیم احمد انصاری عفا اللہ عنہ

خادم الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

و مدرسہ نورِ محمدی، ممبئی

۸/ ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قربانی کے دن صرف تین ہیں

قربانی صحیح ودرست ہونے کے لیے اس کا اپنے مقررہ اوقات میں ہونا بھی ضروری ہے۔قربانی کے ایام جمہور کے مطابق فقط تین دن ہیں اور چونکہ قربانی اپنے مخصوص اوقات میں برائے قربت ہے، اس لیے وقت کے فوت ہو جانے سے قربانی جائز یا درست ہی نہیں ہوگی۔

ایام الاضحی ثلثة، یوم الاضحی بعد طلوع الفجر -- لان الذبح عرف قربة فی هذا الوقت المخصوص فتفوت بفواته۔(1)

موسوعہ فقہیہ میں ہے:

ذهب الحنفية و المالكية و الحنابلة إلى أن أيام التضحية ثلاثة: و هي يوم العيد اليومان الأولان من أيام التشريق.(2)

حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک ایامِ قربانی تین دن ہیں؛ عید کا دن اور ایامِ تشریق کے پہلے دو دن؛ یعنی ذی الحجہ کی ۱۰ / ۱۱ / ۱۲ تاریخ۔

مختلف مسالک کی تفصیل

وقت کی تعیین کے متعلق مختلف مسالک کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

---

(1) الولو الجية: ۳/۷۹   (2) الموسوعة الفقهية: ۵/۹۳

حنفیہ کہتے ہیں:

يدخل وقت الاضحية عند طلوع فجر يوم النحر؛ وهو يوم العيد، ويستمر إلى قبيل غروب اليوم الثالث، وهذا الوقت لا يختلف فى ذاته بالنسبة لمن يضحى فى المصر أو يضحى فى القرية، ولكن يشترط فى صحتها للمصرى أن يكون الذبح بعد صلاة العيد، ولو قبل الخطبة، الا ان الافضل تاخيره الى ما بعد الخطبة، فاذا ذبح ساكن المصر قبل صلاة العيد لا تصح أضحيته وأكلها لحماً، فاذا عطلت صلاة العيد ينتظر بها حتى يمضى وقت الصلاة؛ ووقتها من ارتفاع الشمس الى الزوال، ثم يذبح بعد ذلك، اما القروى... ساكن القرية... فإنه لا يشترط له بذلك الشرط، بل يذبح بعد طلوع فجر النحر۔

قربانی کا وقت یوم النحر ؛ جسے عید الاضحیٰ بھی کہتے ہیں......کی طلوعِ فجر کے بعد شروع ہوتا ہے اور تیسرا دن ختم ہونے سے کچھ پہلے تک باقی رہتا ہے۔ نیز قربانی کے وقت کا تعین شہر اور دیہات کے لیے بذاتِ خود الگ الگ نہیں، لیکن شہر والوں کے لیے قربانی صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ نمازِ عید کے بعد ہی قربانی کی جائے، گو خطبۂ عید سے پہلے ہو۔ البتہ افضل یہی ہے کہ عید کا خطبہ ختم ہونے کے بعد قربانی کی جائے۔ شہر میں رہنے والے اگر عید کی نماز سے قبل قربانی کر لیں، تو وہ قربانی درست نہ ہوگی اور اس کا گوشت مباح ہوگا۔ اگر عید کی نماز ہی کسی وجہ سے ادا نہ کی جا سکے تو قربانی میں اتنی تاخیر کرنی چاہیے کہ نمازِ عید کا وقت ختم ہو جائے؛ جو کہ آفتاب کے بلند ہونے سے زوال تک باقی رہتا ہے، لہٰذا اس کے بعد قربانی کی جائے۔ البتہ دیہات میں رہنے والوں کے لیے؛ جن پر نمازِ عید واجب ہی نہیں، یہ قید نہیں ہے۔ وہ حضرات یومِ نحر کی طلوعِ فجر کے بعد سے ہی قربانی کر سکتے ہیں۔

مالکیہ کے یہاں بھی قربانی کا وقت عید کا تیسرا دن ختم ہونے تک رہتا ہے۔

ویستمر وقتها لآخر الیوم الثالث لیوم العید، ویفوت بغروبه.

حنابلہ کے ہاں بھی قربانی کا آخری وقت ایامِ تشریق کے دوسرے دن تک ہے۔

وآخر وقت ذبح الاضحیة الیوم الثانی من أیام التشریق۔ فأیام النحر عندهم ثلاثة: یوم العید، ویومان بعده الخ.

البتہ شافعیہ کہتے ہیں کہ قربانی کا وقت ایامِ تشریق کے ختم تک یعنی عید الاضحیٰ کے بعد تین دن تک ہے۔

ویستمر إلی آخر ایام التشریق الثلاثة. (1)

معلوم ہوا کہ ائمہ متبوعین میں سے تین کا اس پر اتفاق ہے کہ ایامِ قربانی ۱۰ / ۱۱ / ۱۲ ذی الحجہ یعنی تین دن ہیں، البتہ امام شافعی کا اس میں اختلاف ہے؛ ان کے نزدیک ایامِ قربانی ۱۰ / ۱۱ / ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ یعنی چار دن ہیں۔

نوٹ:

زیر بحث مسئلہ میں امامِ شافعیؒ کا موقف جمہور کے خلاف ہے، لیکن ہمیں ان سے کوئی شکوہ نہیں۔ اس لیے کہ وہ ''امامِ مجتہد'' ہیں اور ہم اہل سنت والجماعت اور تقریباً تمام ہی فقہاء ومحدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ اجتہادی غلطی نہ صرف یہ کہ عند اللہ معاف ہے، بلکہ اس کوشش پر اجر بھی ملتا ہے، بشرط یہ کہ اس مجتہد نے اپنی حد تک استنباط اور نتائج اخذ کرنے، نیز اس کی تحقیق کرنے میں کوئی کوتاہی روا نہ رکھی ہو۔ (2) اور ہم امامِ شافعیؒ کے ساتھ یہی حسنِ ظن رکھتے ہیں۔ ہمیں شکوہ ہے تو ان غیر مقلدین سے، جو کہ اجتہاد واستنباط کی صلاحیت نہ رکھنے کے باوجود اس میدان میں قدم رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

---

(1) الفقه علی مذاهب الاربعة: ۳۹۸-۳۹۹ مکمل، وانظر بدایة المجتهد: ۲۳۹، مکمل، کتاب الضحایا، الباب الثالث فی أحکام الذبح

(2) مستفاد من قاموس الفقه: ۱/۵۲۴

قال رسول اللہ ﷺ: إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب، فله اجران۔ واذا حكم فأخطأ فله اجر واحد. (1)

جب حاکم (یعنی فیصلہ کرنے والا) اجتہاد کرے (جب کہ اجتہاد کی صلاحیت بھی رکھتا ہو) تو صحیح نتیجہ پر پہنچنے پر اسے دو اجر ملتے ہیں، اور (باوجود تمام صلاحیتوں اور کوششوں کے صحیح نتیجہ تک رسائی نہ ہو اور وہ) خطا کر جائے، تو اس صورت میں بھی وہ ایک اجر کا مستحق ہوتا ہے۔

امامِ شافعیؒ کی دلیل

امامِ شافعیؒ کی دلیل حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

وأما الشافعي علیہ الرحمۃ فقد استدل بما روى عن النبي ﷺ من قوله: كل فجاج مكة منحر، وكل ايام التشريق ذبح. (2)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **کُل ایامِ تشریق، قربانی کے دن ہیں۔**

أخرجه أحمد والدار قطني وابن حبان والبيهقي. (3)

یہ روایت مسند احمد، دار قطنی، ابن حبان اور بیہقی میں بھی وارد ہوئی ہے۔

آج کل کے نام نہاد اہلِ حدیث جن کی عادت ہے جمہور کی مخالفت کرنا؛ ان کے نزدیک بھی قربانی کے چار دن ہیں، اور ان کی دلیل بھی یہی روایت ہے۔ لیکن یہ روایت مندرجہ ذیل چند وجوہ سے قابلِ استدلال نہیں۔

یہ روایت قابلِ استدلال نہیں

(۱) ایامِ تشریق پانچ دن ہیں: ۹ / ۱۰ / ۱۱ / ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ۔ دراصل یہ غلطی

---

(1) ترمذی: ۱۳۲۶، بخاری: ۷۳۵۲، مسلم: ۱۷۱۶، ابو دائود: ۳۵۷۴، نسائی: ۵۳۷۷، ابن ماجة: ۲۳۱۴

(2) تکملہ فتح الملہم: ۹/۴۵۸، شرح المہذب: ۲/۱۸۹۲

(3) تکملہ فتح الملہم: ۹/۴۵۸

اس لیے پیش آئی کہ ایامِ تشریق اور ایامِ نحر میں فرق کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

جب کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ سے {ایام معلومات} اور {ایام معدودات} کی جو تفسیر منقول ہے، وہ یہ کہ {ایام معلومات} سے مراد عشرۂ ذی الحجہ کے دن اور {ایام معدودات} سے مراد ایامِ تشریق ہیں۔ لیکن غیر مقلدین نے {ایام معدودات} سے مراد ایامِ نحر لینے کی کوشش کی ہے، جو کہ محض غلط ہے۔

وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ: واذکروا اللہ فی ایام معلومات: ایام العشر، والایام المعدودات، ایام التشریق۔ (1) **وعن جابر بن عبداللہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکبر فی صلاۃ الفجر یوم عرفۃ إلی صلاۃ العصر من آخر ایامِ التشریق، حین یسلم من المکتوبات.** (2)

آخر الذکر روایت میں تکبیرِ تشریق کی ابتداء کا حکم یومِ عرفہ سے دیا گیا جو کہ عید الاضحیٰ کے دن سے پہلے ہوتا ہے، جبکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے جو ایامِ تشریق کو ایامِ قربانی کہتا ہو، وہ بتائے کہ کیا ۹/ ذی الحجہ کو قربانی کرنا درست ہے؟

ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من صلی صلاتنا، ووجہ قبلتنا، ونسک نسکنا، فلاتذبح حتی یصلی الخ.** (3)

جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے، اور ہماری قربانیوں کی طرح قربانی کرے، تو وہ قربانی کا جانور ذبح نہ کرے، حتی کہ عید کی نماز ادا کر لے۔

(۲) دوسری بات یہ کہ دلیل میں پیش کی گئی روایت قابل استدلال باعتبار صحت بھی نہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(1) بخاری، باب فضل العمل فی ایام التشریق: ۱/۱۰۳ (2) الدار قطنی: ۱۷۱۹

(3) مسلم: ۱۹۶۱

قال الزحیلی: و أیام النحر عند الحنفیة و المالکیة ثلاثة أیام: العاشر و یومان بعدہٗ، و عند الشافعی: انہا أربعة، العاشر و ما بعدہٗ، و الرأی الاول مروی عن جمع من الصحابة۔ و الثانی بدلیل ما روی البیہقی عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ”کل ایام التشریق ذبح“ و ھی ثلاثة بعد النحر، و لکن الامام أحمد ضعف ھذا الحدیث. (1)

علامہ ابن قیمؒ کا بیان ہے:

إن حدیث جبیر بن مطعم منقطع لا یثبت و صله. (2)

اس روایت کی سند منقطع ہے۔

علامہ نوویؒ کی تحقیق کے مطابق یہ روایت موقوف ہے۔

و قد احتج اصحابنا بحدیث جبیر بن مطعم، و قد سبق أن الاصح أنه موقوف. (3)

علامہ ابن عدیؒ نے 'الکامل' میں اسے اس سند کے ساتھ ذکر کیا ہے:

عن معاویة بن یحیی الصدفی عن الزھری عن المسیب عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

لیکن ابن ابی حاتم نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔

و ذکرہ ابن ابی حاتم من حدیث ابی سعید، و ذکر عن ابیه انه موضوع. (4)

(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث جبیر بن مطعم سے عبد الرحمن بن ابی الحسین نقل کرتے ہیں، جبکہ ان کی ملاقات جبیر بن مطعم سے ثابت ہی نہیں۔

و قال: ابن ابی حسین لم یبق جبیر بن مطعم. (5)

المختصر! یہ روایت کسی طرح قابلِ استدلال نہیں، حد تو یہ ہے کہ اس روایت کو

---

(1) التفسیر المنیر: ۹/۲۱۸ (2) نیل الاوطار: ۹۶۲ مکمل، زاد المعاد: ۳۴۹ مکمل

(3) شرح المہذب: ۲/۱۸۹۲ (4) نیل الاوطار: ۹۶۲ مکمل، نصب الرایة: ۴/۵۰۵

(5) نصب الرایة: ۴/۵۰۵، اعلاء السنن: ۱۶/۷۹۶۳

موضوع بھی کہا گیا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ غیر مقلدین نے اپنا مذہب اسی روایت پر رکھا، کیوں کہ ان کا تو وطیرہ ہی ہے دوسروں سے ''صحیح حدیث'' کا مطالبہ کرنا اور اپنے مذہب کی تعمیر ان دلائل پر کرنا جنھیں جمہور علماء نے ناقابلِ استدلال سمجھا ہو۔

وقال العثمانی:

لانا لا نحفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کل ایام التشریق ذبح الا فی ھذا الحدیث... ورواہ الطبرانی من طریق سوید... عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ مرفوعاً کذلک (لیس فیہ ایام التشریق) کذا فی الزیلعی.

وبالجملة: فھذہ الزیادة لم تثبت ولم تصح، وانما وردت فی طریق مرسلةأو ضعیفة موصولة لا یترک بھا ما ثبت عن جماعة من الصحابة: أن أیام النحر ثلاثة: یوم النحر ویومان بعدہٗ. (1)

قرآنِ کریم کی آیتوں سے غلط استدلال

قرآن کریم کی بعض آیات سے بھی غیر مقلدین دلیل پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ آیات مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) { وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۰۳ } (2)

اور اللہ کو گنتی کے (ان چند) دنوں میں (جب تم منیٰ میں مقیم ہو) یاد کرتے رہو۔ پھر جو شخص دو ہی دن میں جلدی چلا جائے، اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص (ایک دن) بعد میں جائے، اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ یہ (تفصیل) اسی کے لیے ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ اور تم سب تقویٰ اختیار کرو اور یقین رکھو کہ تم سب کو اسی کی

---

(1) إعلاء السنن: ۱۶/۷۹۶۴، نصب الرایة: ۴/۵۰۵ (2) البقرة: ۲۰۳

طرف لے جا کر جمع کیا جائے گا۔(1)

(۲) { وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ ﴿ۙ۲۷﴾ لِّیَشۡہَدُوۡا مَنَافِعَ لَہُمۡ وَ یَذۡکُرُوا اسۡمَ اللّٰہِ فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَہُمۡ مِّنۡۢ بَہِیۡمَۃِ الۡاَنۡعَامِ ۚ فَکُلُوۡا مِنۡہَا وَ اَطۡعِمُوا الۡبَآئِسَ الۡفَقِیۡرَ ﴿۫۲۸﴾ } (2)

اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ تمہارے پاس پیدل آئیں، اور دور دراز کے راستوں سے سفر کرنے والی ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں جو (لمبے سفر سے) دبلی ہو گئی ہوں، تاکہ وہ ان فوائد کو آنکھوں سے دیکھیں جو ان کے لیے رکھے گئے ہیں اور متعین دنوں میں ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں، جو اللہ نے انھیں عطا کیے ہیں۔ چنانچہ (مسلمانو!) ان جانوروں میں سے خود بھی کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو بھی کھلاؤ۔(3)

جیسا کہ ان آیات کے مطالعہ سے معلوم ہو گیا، ان میں ایامِ قربانی کا تذکرہ ہی نہیں۔ اس لیے کہ مفسرین کے نزدیک {ایام معدودات} سے مراد ایامِ تشریق ہیں، جن میں خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور {ایام معلومات} سے مراد عشرۂ ذی الحجہ ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بخاری کے حوالہ سے ماقبل میں گذری۔

قال الجصاص علیہ الرحمۃ: عن ابن عباس والحسن وابراھیم أن المعلومات أیام العشر، والمعلومات أیام التشریق. (4)

بخاری و مسلم سے تین دن قربانی کا ثبوت

آج کل کے غیر مقلدین ہر مسئلہ کے لیے بخاری و مسلم سے ثبوت مانگتے ہیں، اس

---

(1) توضیح القرآن: ۱/۱۳۱ (2) الحج: ۲۷-۲۸

(3) توضیح القرآن: ۲/۱۰۲۲

(4) أحکام القرآن: ۳/۳۴۵، مظھری: ۱/۲۸۸، مدارک التنزیل: ۱/۲۸۸

لیے قربانی کے کتنے دن ہیں، اس کا ثبوت بخاری و مسلم سے بھی ملاحظہ فرماتے چلیں:

(۱) عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

الضحیة کنا نملح منه، فنقدم به الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالمدینة، فقال: "لا تأکلوا الا ثلثة ایام"۔ ولیست بعزیمة، ولکن اراد ان نطعم منه، واللہ اعلم. (1)

مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو"۔ یہ حکم قطعی نہیں تھا، بلکہ منشا یہ تھا کہ قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو، جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلایا جائے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

(۲) سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من ضحی منکم فلا یصبحن بعد ثالثة وبقی فی بیته منه شیء۔ فلما کان العام المقبل، قالوا: یا رسول اللہ! نفعل کما فعلنا العام الماضی؟ قال: کلوا، واطعموا وادخروا، فان ذلک العام کان بالناس جهد، فاردت أن تعینوا فیها۔ (2)

تم میں سے جس نے قربانی کی، تو تیسرے دن اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہنا چاہیے۔ دوسرے سال صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اس سال بھی وہی کریں، جو پچھلے سال کیا تھا، یعنی تین دن سے زیادہ گوشت نہ رکھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سال کھاؤ، کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔ گذشتہ سال تو چونکہ لوگ تنگی اور معاشی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے، اس لیے میں نے چاہا کہ تم

---

(1) بخاری: ۵۵۷۰، ۵۴۲۳، أخرجه مسلم: ۱۹۷۰ مختصراً

(2) بخاری: ۵۵۶۹، أخرجه مسلم: ۱۹۷۴

لوگوں کی مشکلات میں مدد کروں۔

(۳) عبدالرحمن بن عابس روایت کرتے ہیں، ان کے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا:

أنهى النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أن تو کل لحوم الاضاحی فوق ثلاث؟

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے؟

آپؓ نے فرمایا:

ما فعله الا فی عام جاع الناس فیه، فاراد ان یطعم الغنی الفقیر الخ۔(1)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کبھی نہیں کیا، البتہ ایک سال اس کا حکم دیا تھا (تا کہ اس کے باعث) جو مال والے ہیں، وہ (گوشت ذخیرہ کرنے کے بجائے) محتاجوں کو کھلائیں۔

(۴) ابن خباب فرماتے ہیں، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؓ نے حدیث بیان کی:

أنه کان غائباً فقدم إلیه لحم، قالوا: هذا من لحم ضحایانا.

آپؓ سفر میں تھے، جب واپس آئے تو آپ کے سامنے گوشت لایا گیا اور بتایا گیا کہ یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے۔

فقال: أخروه لا أذوقه.

حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا: ''اسے ہٹاؤ، میں اسے نہیں چکھوں گا''۔

حضرت ابوسعیدؓ نے بیان فرمایا:

ثم قمت فخرجت، حتی أتی أخی أبا قتادة، و کان أخاه لأمه، و کان بدریاً، فذکرت ذلک له.

پھر میں اٹھ گیا اور گھر سے باہر نکل کر اپنے بھائی ابوقتادہؓ کے پاس آیا۔ وہ

(1) بخاری: ۵۴۲۳، وانظر: ۵۴۳۸، ۵۵۷۰، ۶۶۸۷، أخرجه مسلم: ۲۹۷۰ مختصراً

میرے ماجائے بھائی اور بدری صحابی تھے۔ میں نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا:

فقال: إنه قد حدث بعدک أمر. (1)

تمھارے بعد حکم بدل گیا ہے (اور اب تین دن سے زیادہ تک قربانی کا گوشت ذخیرہ کیا جا سکتا ہے)۔

ان روایات سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سال مصلحت کے تحت قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرما دیا تھا اور اگلے سال وہ حکم منسوخ بھی فرما دیا۔ وہیں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایامِ قربانی صرف تین دن ہیں، ورنہ کیسے ممکن ہے کہ قربانی تو کی جائے چار دن اور گوشت گھر میں رکھا جائے تین دن؟ یا للعجب!

علامہ ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

وأخر وقتها آخر اليومين الاولين من أيام التشريق لأن النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن ادخار لحوم الأضاحي فوق ثلاث متفق عليه. (2)

اس طرح کی روایات سے قربانی کا وقت تین دن ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آثارِ صحابہؓ سے ثبوت

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

الاضحى يومان بعد يوم الاضحى۔ رجاله ثقات. (3) استدل الجمهور ربما أخرجه مالك. (4)

---

(1) بخاری: ۵۵۶۸ و ۳۹۹۷

(2) الکافی، باب الاضحیۃ: ۲۴۲ مکمل، وانظر اعلاء السنن: ۱۶/۷۹۶۸

(3) المؤطأ: ۲۰۳۸، روایۃ ابی مصعب: ۲۱۳۸، روایۃ علی بن زیاد: ۱۷

(4) تکملۃ فتح الملہم: ۹/۴۵۸

ایامِ قربانی عید الاضحیٰ کے بعد دو دن ہیں یعنی عید الاضحیٰ ملا کر کُل تین دن۔ اس کے تمام روای ثقہ ہیں۔

(۲) حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

انه بلغه عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مثل ذلک. (1)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الاضحی یوم النحر و یومان بعد، کذافی المحلی و صححه ابن حزم. (2)

قربانی، عید الاضحیٰ کے بعد دو دن تک ہے، اسے علامہ ابن حزم نے المحلی میں صحیح قرار دیا ہے۔

(۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

الاضحی یومان بعد یوم النحر.

امام طحاویؒ نے احکام القرآن میں اسے جید سند کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔

و قد ذکر الطحاوی فی أحکام القرآن بسند جید. (3)

قربانی، عید الاضحیٰ کے بعد دو دن ہے۔ اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے 'احکام القرآن' میں سند جید کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

علامہ مرغینانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قالوا: ایام النحر ثلاثة... و قد قالوه سماعاً لان الرأی لا یهتدی إلی المقادیر. (4)

قربانی کے صرف تین دن ہیں، اس لیے کہ یہ بات ان صحابہ کرامؓ نے ضرور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر ہی کہی ہوگی، کیونکہ مقادیرِ شرعیہ میں عقل کو دخل نہیں۔

---

(1) الموطأ: ۲۰۳۹، اعلاء السنن: ۵۵۸۳ (2) إعلاء السنن: ۱۶/۷۹۲۵

(3) اعلاء السنن: ۱۶/۷۹۲۶ (4) هداية: ۴/۴۰۶

علامہ کاسانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی ارشاد ہے، فرماتے ہیں:

والظاهر انهم سمعوا ذلک من رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، لأن الاوقات العبادات والقربات لاتعرف إلا بالسمع الخ. (1)

ظاہر ہے کہ صحابہ کرامؓ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر ہی کہی ہے، اس لیے کہ عبادات وقربات کے اوقات میں بغیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

نیز امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لم یروعن أحد من الصحابة خلافهم فتعین اتباعهم الخ. (2)

قربانی کے ایام تین دن ہیں، اس میں کسی صحابی کا کوئی اختلاف منقول نہیں، اس لیے ان کی اتباع متعین ہے۔

فقہاء کے اقوال مع دلائل

علامہ ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

آخر الوقت، وآخره آخر الیوم الثانی من ایام التشریق فتکون ایام النحر ثلاثة، یوم النحر، ویومان بعده۔ وهذا قول عمر، وعلی، وابن عمر، وابن عباس، وابی هریرة، وانس رضی الله عنهم.

قربانی کے تین دن ہیں، ایک عید الاضحیٰ کا دن اور دو دن اس کے بعد۔ نیز یہی قول حضرت عمر، علی، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم کا بھی ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أیام النحر ثلاثة، عن غیر واحد من أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وهو قول

---

(1) بدائع الصنائع: ۴/۱۹۸ (2) اعلاء السنن: ۱۶/۷۹۶۶

مالک و الثوری و ابی حنیفة رحمهم اللہ تعالیٰ.

قربانی کے تین دن ہیں، اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے صحابہ کرامؓ سے مروی ہے اور یہی قول امام مالک، امام ثوری، امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا بھی ہے۔

شمس الائمہ علامہ سرخسیؒ فرماتے ہیں:

قربانی کے تین دن ہیں، ان میں سب سے افضل پہلا دن ہے اور ایسا ہی سیدنا ابن عمر، علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

أیام النحر ثلاثة، أفضلها أولها، و ذلک مروی عن ابن عمر و علی و ابن عباس رضی اللہ عنهم. (1)

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ولنا أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نهی عن ادخار لحوم الاضاحی فوق ثلاث. و لا یجوز الذبح فی وقت لا یجوز ادخار الاضحیة الیه، و الأن الیوم الرابع لا یجب الرمی فیه، فلم تجز التضحیة فیه، کالذی بعده، و لانه قول من سمینا من الصحابة، و لا مخالف لهم إلا روایة عن علی، و قد روی عنه مثل مذهبنا. (2)

ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن سے زیادہ گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا تھا، پس اس دن قربانی جائز نہیں ہوگی، جس دن میں گوشت ذخیرہ کرنے کی ممانعت وارد ہوئی تھی۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ چوتھے دن رمی کرنا ضروری نہیں، پس اس دن قربانی بھی جائز نہیں ہوگی، جیسے اس کے بعد کے دنوں میں۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ یہی مذہب ان صحابۂ کرامؓ کا بھی ہے جن کا ذکر ماقبل میں ہوا اور ان کا کوئی مخالف نہیں، سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے اور ان کی بھی دوسری روایت ہمارے مذہب کے موافق ہے۔

(1) المبسوط: ۱۲/۱۹، دار المعرفة، بیروت

(2) المغنی: ۲/۴۰۵

تین دن پر اجماع ہے

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ایام الاضحی التی اجمع علیھا ثلاثۃ ایام. (1)

قربانی کے ایام، جن پر اجماع ہے، تین ہیں۔

اور ویسے بھی 'بالفرض' اگر مان لیا جائے کہ وہ روایات 'صحیح' ہیں، جن میں قربانی کے چار دن بتلائے گئے ہیں، تو بھی 'تین دن والا' قول اختیار کرنے میں ہی احتیاط ہے۔ ایک تو اس لیے کہ وہ جمہور کا قول ہے، دوسرے اس وجہ سے کہ یہ تین دن تو ان چار دنوں میں داخل ہیں، لیکن وہ چوتھا دن، ان تین دنوں میں داخل نہیں ہو سکتا۔

قال العثمانی رحمۃ اللہ علیہ: ولا شک ان مذھب الجمھور احوط. (2)

بریلوی حضرات کا مسلک

بریلوی مکتبۂ فکر کا بھی یہی مسلک ہے کہ ایام قربانی کی صحیح تعداد تین دن ہے۔ ان کی نہایت معتبر کتاب بہارِ شریعت میں اسی طرح مذکور ہے، ملاحظہ فرمائیں:

قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوعِ صبح صادق سے بارھویں کے غروبِ آفتاب تک ہے۔ یعنی تین دن، دو راتیں اور ان دنوں کو ایامِ نحر کہتے ہیں۔ (3)

تیرہ ذی الحجہ کو قربانی جائز نہیں

نوادر الفقہاء میں ہے:

وأجمعوا أن فی الیوم الثالث عشر من ذی الحجۃ غیر جائزۃ الخ. (4)

---

(1) المغنی: ۳/۲۴۰۵ (2) فتح الملھم: ۹/۴۵۸

(3) بہارِ شریعت: ۲/۶۸۶، وانظر قانونِ شریعت: ۱/۲۳۶

(4) نوادر الفقہاء: ۷۷، الدار الشامیۃ بیروت

تیرہ ذی الحجہ کے دن قربانی جائز نہیں، اس پر (جمہور) فقہاء کا اجماع ہے۔

تفصیلِ بالا سے مسلکِ حق پوری طرح واضح ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کو قبول کرنے کی اور حق پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یارب العالمین

اللّٰھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه

وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه

بندہ ندیم احمد انصاری غفرلہ ولوالدیہ

خادم الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا و مدرسہ نورِ محمدی، ممبئی

۸ / ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ الموافق ۱۵ / ۱۰ / ۲۰۱۳ء

مصادرومراجع

(۱) القرآن الکریم

(۲) مدارک التنزیل للنسفی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳) تفسیر المظھری لقاضی ثناء اللہ بانی بتی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۴) أحکام القرآن للجصاص رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵) تفسیر المنیر للزحیلی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۶) توضیح القرآن، للعثمانی۔

(۷) صحیح مسلم للامام مسلم بن الحجاج النیسابوری۔

(۸) سنن أبی داود، للامام سلیمان بن الاشعث السجستانی۔

(۹) سنن أبی داود، تحقیق: للألبانی، مکبۃ المعارف، الریاض۔

(۱۰) سنن الترمذی، للامام محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۱) سنن ابن ماجہ، للامام محمد بن یزید القزوینی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۲) المؤطأ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۳) فتح الملھم للشبیر أحمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۴) تکملۃ فتح الملھم لمحمد تقی العثمانی۔

(۱۵) نصب الرایۃ۔

(۱۶) شرح المھذب للنووی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۷) الکافی رحمۃ اللہ علیہ لابن القدامۃ رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۸) المبسوط للسرخسی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۹) المغنی لابن القدامۃ علیہ الرحمۃ۔

(۲۰) اعلاء السنن، للشیخ ظفر أحمد عثمانی علیہ الرحمۃ۔

(۲۱) الفتاویٰ الولوالیجیۃ۔

(۲۲) نوادر الفقہاء للسمرقندی علیہ الرحمۃ۔

(۲۳) نیل الأوطار للشوکانی علیہ الرحمۃ۔

(۲۴) زاد المعاد لابن القیم علیہ الرحمۃ۔

(۲۵) الہدایۃ للمرغینانی علیہ الرحمۃ۔

(۲۶) بدائع الصنائع للکاسانی علیہ الرحمۃ۔

(۲۷) الفقہ علیٰ مذاہب الأربعۃ۔

(۲۸) بدایۃ المجتہد۔

(۲۹) الموسوعۃ الفقہیۃ

(۳۰) بہارِ شریعت لأمجد بریلوی علیہ الرحمۃ۔

(۳۱) قانون شریعت۔

□□□